رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ۔ الفضل

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ — سہ ماہی ۷ — ماہوار ۲ ½

یوم چہارشنبہ — ۱۳ شوال ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ — ۱۸ وفا ۱۳۳۰ ش — ۱۸ جولائی ۱۹۵۱ء — نمبر ۱۶۵

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے ناظر امور خارجہ کا تار وزیر اعظم پاکستان کے نام

پاکستان کے احمدی مادرِ وطن کے دفاع و تحفظ کیلئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے

پاکستان اور بیرونی ممالک کے جرائد و رسائل کی طرف سے ہندوستان پر جنگی کاروائیاں کرنے کا الزام

ربوہ ۱۷ جولائی۔ سرحدات پاکستان کے قریب ہندوستانی فوجوں کے اجتماع پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے جناب ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کو یقین دلایا ہے۔ کہ پاکستان کے احمدی مادر وطن کے دفاع اور اس کی حفاظت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اور ہر حال میں اپنی حکومت سے کامل تعاون کریں گے۔ اس سلسلے میں انہوں نے وزیر اعظم کی خدمت میں جو تار ارسال کیا ہے۔ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

پاکستانی سرحدات کے قریب ہندوستانی فوجوں کے جمع ہونے کی خبر سے بہت صدمہ ہوا۔ ہم حکومت کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ قوم کے اس نازک وقت میں پاکستان کے احمدی ہر حال میں اپنی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ اور مادر وطن کے دفاع اور اس کی حفاظت کی خاطر ہر ممکن قربانی کے لئے ہر آن تیار رہیں گے۔ (اسٹاف رپورٹر)

کراچی ۱۷ جولائی۔ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے متعلقہ خان لیاقت علی کے بیان پر گزشتہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر وزیر اعظم پاکستان کو ملک کے کونے کونے سے ہزاروں تار موصول ہوئے ہیں۔ جن میں اس آڑے وقت میں ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کرنے کی پیش کش کی گئی ہے — بیرونی ملکوں کے اخباروں جن میں نیویارک ہیرلڈ نیویارک ٹائمز۔ مانچسٹر گارڈین اور ڈیلی ٹیلیگراف کے نام قابل ذکر ہیں ہندوستان کی اس حرکت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ ہندوستان ہی ہے۔ جس کی ہٹ دھرمی اب تک مسئلہ کشمیر کے حل میں روک بنی چلی آتی ہے۔ بیرونی اخباروں کے علاوہ تمام ملکی جرائد نے بھی ہندوستان پر جنگی کاروائیوں کا الزام لگاتے ہوئے اپنے ملک کے عوام کے اس عزم کے اظہار میں ترجمانی کی ہے۔ کہ اس کا ہر بچہ ملک پر خطرہ کے وقت ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔ آج جن پرچوں نے ہندوستان کے اس اقدام کی مذمت کی۔ ان میں کراچی کے جرائد ایوننگ ٹائمز۔ انجام۔ جنگ۔ المنتظر ملت لاہور کے جرائد میں سے پاکستان ٹائمز۔ سول ملٹری گزٹ۔ جہاد۔ آفاق۔ زمیندار۔ امروز۔ مغربی پاکستان خیبر میل۔ شہباز اور ڈھاکہ کے روزناموں مارننگ نیوز پاکستان آبزرور۔ آزاد اور انصاف کے نام قابل ذکر ہیں۔

— ڈھاکہ — پاکستان دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین خان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ پاکستان ہر وقت ایک مستحکم دیوار کی طرح ہے۔ اور وہ ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد و تیار ہے۔

— لاہور — پنجاب کابینہ کے وزراء نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے "واقعات کا رُخ خواہ کچھ ہی ہو ہم ہر چیز کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان جنگ نہیں چاہتا۔ اور نہ کبھی چاہے گا لیکن اگر اس پر جنگ ٹھونس دی گئی۔ تو وہ ایک بار دکھا دے گا۔ اور دنیا اس پر حیرت کرے گی۔ کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔"

— مظفر آباد — آزاد کشمیر حکومت کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس نے بھی اس طرح آزاد کشمیر کے ہر فرد کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ پاکستانیوں کے دوش بدوش اس خطرے کا مقابلہ (کریں گے)

— ڈھاکہ ۱۷ جولائی۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین خان نے اقلیتوں کو یقین دلایا ہے۔ کہ ان سے مساوات اعلیٰ کا سلوک ہمیشہ بحال رہے گا۔ کیونکہ اقلیتوں کو ہر قسم کی آزادی اسلامی مملکت کا بنیادی اصول ہے

ڈاکٹر گراہم کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۷ جولائی۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم پاکستان ہندوستان کا اپنا پہلا غیر رسمی دورہ ختم کر کے آج کراچی پہنچ گئے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اعلیٰ فوجی مشیر اور خاص سیکرٹری مسٹر سمتھ بھی تھے ہوائی اڈہ پر آپ کا استقبال کرنے والوں میں مسٹر محمد علی سیکرٹری جنرل پاکستان بھی تھے۔ آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا جب تک اصل کام شروع نہ ہو جائے۔ غیر رسمی بات چیت شروع رہے گی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ پاکستانی سرحدوں پر کثیر تعداد میں ہندوستانی فوجوں کے جمع ہونے کے متعلق میں نے خان لیاقت کا بیان نوٹ کر لیا ہے۔ آپ کے قیام کراچی کے بارے میں کوئی خاص اطلاع نہیں ہے۔ ایک خبر کے مطابق آپ پرسوں وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کریں گے۔

اخبار احمدیہ

نوشہرہ ۱۷ جولائی (بذریعہ تار) پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درد نقرس کی تکلیف بڑھ رہی ہے۔ رات ساری تکلیف کے مارے آنکھ نہ لگ سکی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— ربوہ ۱۷ جولائی۔ وکالت تبشیر کی طرف سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ مولوی عبد الرحمٰن خان صاحب آج چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ ربوہ سٹیشن پر اہل ربوہ نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

دین کا آفتاب ہم پر مکہ معظمہ سے چڑھا۔ بخشش کا چشمہ جو اسے ہمارے لئے پھوٹا اس کی ضیاء سے سورج کی شعاعیں کچھ کچھ مشابہ ہیں۔ اسی لئے جب میں سورج کو دیکھتا ہوں تو مجھ پر وہ نظارہ طاری ہو جاتا ہے یہ وہ رسول ہے جس کے دروازہ پر ہم محبت و اطاعت اور رضامندی سے حاضر ہوئے ہیں۔ کاش میرا دل ایسا جیتا جاتا جو موجیں مارتا ہے۔ تا میں لوگوں کو پانی کی طرح اس کا (پلاؤں)

(ترجمہ از سرا لخلافہ)

ایک امریکی بہن کی تقریب رخصتانہ

واشنگٹن ۱۷ جولائی۔ امریکہ احمدیہ مشنری کے انچارج چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں مسجد فضل امریکہ میں ۱۵ جولائی (اتوار) کو چوہدری فکر الٰہی صاحب کے ساتھ بہن بشریٰ سعیدہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اکثر مشنوں کی طرف سے متعدد معززین سلسلہ نے اس تقریب میں شرکت کی۔ اور مبشری کی طرف سے تہنیت کے پیغامات موصول ہوئے۔ دعوت ولیمہ اس سے اگلے دن ۱۶ جولائی دوپہر کو دی گئی۔

شام لال بچہ کی گرفتاری!

سرینگر ۱۷ جولائی:- کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے سیکرٹری مسٹر شام لال بچہ کو کل یہاں کسانوں کارکنوں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ آپ عوام کو نام نہاد اسمبلی کے ڈھونگ سے باخبر کر رہے تھے۔

آمد میں دو کروڑ کا اضافہ!

لاہور ۱۷ جولائی۔ مشرقی بنگال کے وزیر مال مسٹر تفضل حسین نے جو آج کل یہاں مال کے امور کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ایک بیان میں کہا۔ جو زمینیں حکومت نے سرکاری ملکیت میں لے لی ہیں۔ ان سے حکومت کی آمد میں ۲ کروڑ کا اضافہ ہو جائے گا۔

ہیرمن مصدق بات چیت ٹوٹ گئی!

طہران ۱۷ جولائی:- آج ایک خبر رساں ایجنسی نے ڈاکٹر مصدق وزیر اعظم ایران کے قریبی حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے۔ کہ صدر ٹرومین کے خاص نمائندہ مسٹر ایورل ہیرمن اور وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق کے درمیان جو بات چیت تیل کے تنازعہ کے بارے میں ہو رہی تھی وہ ناکام ٹوٹ گئی ہے۔ اور مسٹر ایورل ہیرمن کل واپس جا رہے ہیں۔

— ڈھاکہ ۱۷ جولائی: مشرقی بنگال کے ۲۳ انجمن ہائے امداد باہمی نے کاشتکاروں سے براہ راست پٹ سن خریدنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ)

گذشتہ اعلان کے بعد جن بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے چندہ امداد درویشاں یا فدیہ رمضان برائے درویشاں وغیرہ کی رقوم میرے دفتر میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی اس خدمت اور قربانی کو اپنے فضل و رحم سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

(۱) زبیدہ بیگم صاحبہ بیوہ حبیب اللہ صاحب مرحوم بذریعہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی لائل پور از طرف دختر خود حبیب اللہ صاحب مرحوم برائے پارچات درویشاں ۲۰-۰-۰

(۲) حکیم مختار احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہدرہ امداد درویشاں ۵-۰-۰

(۳) " " " " " " " " فدیہ رمضان ۱۵-۰-۰

(۴) ملک عمر علی صاحب و بیگم صاحبہ ملک صاحب موصوف فدیہ رمضان ۱۵۰-۰-۰

(۵) لیڈی ڈاکٹر خورشید بیگم صاحبہ مغلپورہ امداد درویشاں ۱۰-۰-۰

(۶) حکیم عبد العزیز صاحب فیروزپوری حال لاہور امداد درویشاں ۵-۰-۰

(۷) عزیزہ بیگم صاحبہ لیڈی ویلفیر ورکر جھنگ مگھیانہ امداد درویشاں ۵-۰-۰

(۸) رشید احمد صاحب چیمبر سندھ امداد درویشاں ۱۰-۰-۰

(۹) اہلیہ صاحبہ شیخ غلام جیلانی صاحب مال روڈ لاہور امداد درویشاں ۵-۰-۰

(۱۰) " " " " " " " لڑکے کے پاس ہونے کی خوشی پر ۵-۰-۰

(۱۱) اہلیہ صاحبہ کیپٹن عبد الحمید صاحب راولپنڈی فدیہ رمضان ۲۰-۰-۰

(۱۲) چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری فدیہ رمضان ۳۵-۰-۰

(۱۳) قاضی منصور احمد صاحب بھٹی راولپنڈی امداد درویشاں ۱۰-۰-۰

(۱۴) ڈاکٹر مس سلیمہ اختر صاحبہ جھنگ مگھیانہ امداد درویشاں بذریعہ خواجہ حفیظ احمد صاحب ۲۰-۰-۰

(۱۵) امۃ الحمید صاحبہ زوجہ محمود احمد خاں صاحب گیان باغ گوجرانوالہ امداد درویشاں ۱۰-۰-۰

(۱۶) " " " " " " " " " برائے لنگرخانہ قادیان ۱۵-۰-۰

(۱۷) والدہ صاحبہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور امداد درویشاں ۱۲-۰-۰

(۱۸) اہلیہ صاحبہ " " " " " " ۱۲-۰-۰

(۱۹) والدہ صاحبہ چودھری عزیز احمد صاحب سب جج امداد درویشاں ۱۵-۰-۰

(۲۰) حاجی عبد اللطیف نور محمد صاحب تاجر بغداد بذریعہ چودھری ناصر محمد صاحب سیال امداد درویشاں ۲۰۰-۰-۰

(۲۱) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب راولپنڈی امداد درویشاں ۱۵-۰-۰

(۲۲) خوشدامن صاحبہ ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب " " ۱۰-۰-۰

میزان ۶۰۴-۰-۰

(خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ) ۱۷/۷/۵۱

زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اگر آپ صاحب نصاب ہیں۔ تو آپ کا فرض ہے کہ آپ کے ذمہ زکوٰۃ کی جس قدر رقم واجب ہوتی ہو۔ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر بیت المال)

متفرقات

(۱)

نئی حیات کے مقدم کا اہتمام کرو
جدید ارض و سما کو اُٹھو سلام کرو

پڑے ہوئے حس و حرکت بنے ہوئے پتھر
فضا میں شمس و قمر کی طرح خرام کرو

مسیحِ وقت نے بخشا ہے فیضِ نطق تمہیں
کلیم کی طرح خود اُس سے تم کلام کرو

(۲)

اے شاہ تری راہ گزر ڈھونڈھ رہے ہیں
با دیدۂ تر خاک بسر ڈھونڈھ رہے ہیں

اشکوں کو بنا دے جو گہر ڈھونڈھ رہے ہیں
ہم ایسا کوئی کیمیا گر ڈھونڈھ رہے ہیں

معراج کی شب جس سے چمک اُٹھے تھے افلاک
اب تک وہ ضیا شمس و قمر ڈھونڈھ رہے ہیں

(۳)

کر سکتے ہو تم میرا گلو میری نظر بند
لیکن نہیں کر سکتے کبھی عرش کا در بند

وہ بادشہ کر سکتا ہے خود بادشہی کیا
رکھتا ہے جو کان اور زباں شام و سحر بند

اس شاہ کو پھر شاہ کوئی کس طرح مانے
جس شاہ کی جانب سے ہو صدیوں سے خبر بند

(تنویریا)

بدوملہی میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

جماعتہائے احمدیہ حلقہ پولا مہاراں کا سالانہ تبلیغی جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق ۱۴-۱۵ جولائی ۱۹۵۱ء کو بمقام بدوملہی منعقد ہوا۔ جلسہ کا انتظام جامع مسجد احمدیہ میں کیا گیا تھا۔ سٹیج و جلسہ گاہ رنگدار جھنڈیوں سے آراستہ کئے گئے تھے۔ اور مہمانوں کے لئے ہر دو دن کھانے کا انتظام جماعت مقامی کی طرف سے تھا۔ جس میں کارکنان نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

کل پانچ اجلاس منعقد ہوئے جس میں علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حقائق افروز تقاریر فرمائیں۔ ہر اجلاس قریباً تین گھنٹہ کا تھا۔ حاضری کا یہ عالم تھا کہ جلسہ گاہ ہر وقت بھری رہتی تھی۔ بلکہ مقامی احباب اپنی جگہ چھوڑ کر مہمانوں کے لئے پیش کرتے تھے۔ تمام تقاریر خدا کے فضل سے نہایت اطمینان و سکون سے ہمہ تن گوش ہو کر سُنی گئیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ علاوہ مقامی مستورات کے دُور دُور سے مستورات علماء کرام کی تقاریر سے بہرہ ور ہونے کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔

جماعتہائے احمدیہ پولا مہاراں کے علاوہ بیرونجات سے کثرت سے احباب اس جلسہ میں کثرت سے تشریف لائے۔ یہ جلسہ اپنی رونق و حاضری کے لحاظ سے ایک سماں پیش کر رہا تھا گویا ۱۹۴۷ء سے قبل قادیان کے کسی ارد گرد کے گاؤں میں ہو رہا ہے۔

الغرض یہ نہایت کامیاب جلسہ تھا۔ اللہ تعالےٰ سب دوستوں کو جو اس میں شریک ہوئے حقیقی اور زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نامہ نگار)

دُعائے مغفرت

چودھری راجا علی صاحب بنگالی ساکن مرائل بوہھو بڑیہ مشرقی بنگال جو ایک مخلص احمدی تھے مورخہ ۱۲ و ۱۳ جولائی ۱۹۵۱ء کی درمیانی شب کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاش ربوہ میں لائی گئی۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے نماز جنازہ پڑھا اور مرحوم کو قطعہ مقبرہ خاص میں دفن کیا گیا۔ آپ نے اپنی جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

صلاح الدین خلف چودھری ابو الہاشم صاحب مرحوم

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۸ جولائی ۱۹۵۱ء

پاکستان اپنے حقوق کی حفاظت کرے گا

معاملہ کشمیر میں تقریباً ہر قوم کی رائے عامہ نے بھارت کے موقف کی مذمت کی ہے۔ بھارت خود ہی اس مسئلہ کو یو۔ این۔ او میں لے گیا تھا۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ جس عدالت کو اس نے خود فیصلہ کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس کے فیصلوں کو بلا چون و چرا تسلیم کرتا۔ اور جس طرح ایک قانون پسند انسان کا فرض ہے کہ خواہ عدالت بے انصافی بھی کرتی۔ تو محض دنیا کی موجودہ فضا کے پیش نظر بھارت کا فرض تھا کہ وہ قیام امن کی خاطر ہی حیل و حجت سے کام نہ لیتا۔ مگر یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ آج نہ صرف یو۔ این۔ او بلکہ تمام دنیا بھارت کے خلاف یک زبان ہو کر بے جا ضد کا الزام لگا رہی ہے۔ اور بھارت ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اور ساری دنیا کی رائے عامہ کے خلاف اپنی ضد پر اڑا رہنا چاہتا ہے

اور یہ دنیا کہتی کیا ہے؟ یہ نہیں کہتی کہ تم اپنا کوئی علاقہ چھوڑ دو۔ یہ نہیں کہتی کہ تم دوسروں کے لئے کوئی ذاتی نقصان برداشت کر لو۔ بلکہ صرف یہ کہتی ہے۔ کہ کشمیر کے عوام کو موقعہ دو کہ وہ آزادانہ فضا میں بغیر کسی بیرونی دباؤ کے یہ فیصلہ کر سکیں کہ انہیں کونسی حکومت اپنے ملک میں درکار ہے۔

یہ اصول وہ ہے جس کے لئے خود بھارت کے انہی بڑے بڑے انسانوں نے جن کے ہاتھ میں اس وقت اس کی عنان حکومت ہے عظیم الشان قربانیاں دی ہیں۔ کیا یہ ستم ظریفی نہیں ہے کہ آج انہی بڑے بڑے لوگوں میں سے جنہوں نے حق خود اختیاری کے اصول کے لئے اتنی بڑی بڑی قربانیاں دیں ایک سب سے زیادہ قربانی کرنیوالا نہرو جی تمام دنیا کے سامنے اسی اصول کو توڑنیوالا قرار پائے۔

کونسی قوم ہے جو اس موقف میں جو آپ نے اختیار کر رکھا ہے آپ کے ساتھ ہے؟ دلدیدہ کی ہم نہیں کہتے۔ مگر بظاہر تو ہمیں کوئی ایسی قوم نظر نہیں آتی۔ جس نے آپ کے موقف کو سراہا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ خود بھی اپنے موقف کی خامی سے اچھی طرح واقف ہیں ورنہ آپ حالیہ تقریروں میں ایسی باتیں نہ فرماتے جو حق کی بجائے لاٹھی کے اصول کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان لیاقت علی خان نے یہ انکشاف کر کے کہ بھارت پاکستانی سرحدوں پر فوج جمع کر رہا ہے۔ نہرو جی کی حالیہ تقریروں کے مفہوم کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ اور واضح کر دیا ہے۔ کہ اپنے خلاف اقوام کی ڈگری کو رد کرنے کے لئے بھارت کیا ارادے رکھتا ہے۔ اس انکشاف سے پاکستان کے طول و عرض میں شعلہ کا یکدم بھڑک اٹھنا لازمی تھا۔ اور ہر پاکستانی کا خون کھولا جانا ایک قدرتی امر ہے کوئی بشر یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے وطن کی سرحدیں اس طرح خطرہ کی زد میں آ جائیں۔ اور یہ جذبات چونکہ فطرتی گہرائی سے اٹھتے ہیں۔ اس لئے مبنی علی الصداقت ہیں۔ اور یقیناً پاکستان کے ہر شخص نے بلا امتیاز مذہب و عقیدہ اس کو ایک ایسی دھمکی خیال کیا ہے جس کا جواب وہ اپنے خون کے قطروں سے دینا واجب سمجھتا ہے۔ اور خدانخواستہ اگر ضرورت پڑی۔ تو وہ اپنے ان جذبات کی صداقت پر اپنے عمل سے مہر تصدیق ثبت کر کے دکھا دے گا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ بھارت کا یہ اقدام اس کے موقف کی بے بنیادی پر ایک اور محکم اور مبین دلیل بن گیا ہے۔ اور اس طرح اس نے اقوام عالم کی عدالت کے سامنے اپنے کمزور مقدمہ کو اور بھی کمزور کر لیا ہے اس وقت جبکہ دنیا "شکست امن" کے خطرہ سے پہلے ہی لرز رہی ہے۔ ایسی حرکت یقیناً نفرت سے دیکھی جائے گی۔ جو اس خطرہ کو عملی صورت میں لانے کی دھمکی دے رہی ہو۔

اس لئے ہم بھارت کے تمام امن پسند شہریوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی حکومت پر زور ڈالیں کہ وہ جلد از جلد اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں سے ہٹا لے۔ اور دباؤ کی بجائے کشمیر کے معاملہ کو انصاف و عدل کی فضا میں حل ہونے دے۔ دونوں ملکوں کی بہبودی اسی میں ہے۔ کہ صلح و آشتی سے باہم اختلافی مسائل کو طے کریں۔ بین الاقوامی اخلاق انفرادی اخلاق سے الگ شے نہیں ہیں۔ بد اخلاق اقوام بھی بد اخلاق افراد کی طرح قابل نفرت ہوتی ہیں۔ زمانہ ہر وقت اپنا توازن قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے سامنے بڑی سے بڑی طاقت بھی کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ وہ اپنی چکی میں سب کچھ پیس کر رکھ دیتا ہے۔ کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ خود برعظیم ہند کی قدیم تاریخ میں ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ حق کی ہمیشہ فتح ہوئی ہے۔ حق کی ترازو میں پانچ بھائی سو بھائیوں پر بھاری ہوتے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ بھارت فوراً اپنی اس جارحانہ پالیسی پر نظر ثانی کرے گا۔ اور جو غلط اقدام اس نے لیا ہے۔ اس کی فوراً تلافی کر کے پاکستان کو جلد سے جلد مطمئن کرنے کی کوشش کرے گا۔ اب پاکستان کی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ ایسی دھمکیوں سے ڈر کر اپنے حقوق سے دستبرداری دے دے۔ یہ غلط فہمی جتنی جلد ہو سکے دل سے نکال دینی چاہیئے۔ پاکستان خدا کے فضل سے اب اپنے ساتھ پورا پورا انصاف کرانے کے قابل ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

نگاہیں آ کے مجھ پر ہی رکی ہیں

ارادے غیر کے ناگفتنی ہیں — نگاہیں زہر میں ڈوبی ہوئی ہیں

حقارت کی نگاہیں ہیں سکڑتی — محبّت کی نگاہیں پھیلتی ہیں

امیدوں کو نہ مار اے دشمنِ جاں! — اُمیدیں ہی تو مغزِ زندگی ہیں

محبّت سے تجھے ہے روکتا کون — محبّت کی شرائط پر کڑی ہیں

کوئی ملتا نہیں دُنیا کو رہبر

نگاہیں آ کے مجھ پر ہی رکی ہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ تا اطلاع ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ڈاک "سکیسر ڈاک خانہ نوشہرہ ضلع شاہ پور" کے پتہ پر بھیجا کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مالی قربانی ایمان و اخلاص کی علامت ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے الصدقۃ برھان کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے عزیز اموال خرچ کرنا انسان کی ایمانی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ تحریک جدید کے وہ مجاہد جنہیں ابھی تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق نہیں ملی غور فرمائیں کہ ایسے وقت میں جبکہ سلسلہ کو روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ وہ کیوں اپنے وعدے پورے کر کے اپنے ایمان و اخلاص کا ثبوت نہیں دیتے؟

بجٹ خدام الاحمدیہ ۵۲-۱۹۵۱

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ سال کے مرکزی اخراجات کے لئے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کیا جائے گا۔ بجٹ فارم جملہ مجالس کو ماہ مئی میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ مگر بہت کم مجالس نے ابھی تک انہیں پر کر کے مرکز میں بھجوایا ہے۔ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ء تک آمد کا بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جس کے بعد مرکز خرچ کا بجٹ تیار کر سکے گی۔ گزشتہ سال بھی بہت سی مجالس نے بجٹ نہیں بھجوایا تھا۔ جس کی وجہ سے آمد کا صحیح اندازہ نہ ہو سکا تھا۔ چونکہ اب کے کافی وقت پہلے بجٹ فارم بھجوائے گئے ہیں۔ اس لئے مجالس کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہمارے سب کام ایک مقررہ میعاد پر ختم ہونے چاہئیں۔ اس سے باقاعدگی پیدا ہوتی ہے۔ پس تمام وہ قائدین جنہوں کہ

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تلوار اٹھانا مکی اور مدنی زندگی کے اختلافِ حالت کا نتیجہ تھا؟

امیر جماعتِ اسلامی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی معاندینِ اسلام کے نقشِ قدم پر

(۲)

(مسعود احمد)

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے معاندینِ اسلام کی طرف سے ایک یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تلوار اٹھانا مکی اور مدنی زندگی کے اختلافِ حالت کا نتیجہ تھا۔ اس الزام کی بنیاد وہ اس امر پر رکھتے ہیں کہ مکی زندگی میں مسلمان کمزور تھے اسی لئے اپنی کمزوری پر نظر کرتے ہوئے زبان سے عاجزی و فروتنی کے وعظ کرتے رہے لیکن جب ہجرت کے بعد تلوار ہاتھ آ گئی تو سختی و عقوبت کی تعلیم دی جانے لگی۔ گویا نعوذ باللہ تلوار اٹھانے میں مدافعت کا کوئی سوال نہیں تھا بلکہ محض تبدیلی حالات کی وجہ سے ایسا ظہور میں آیا۔

جہاں مودودی صاحب اور ہمچو قسم کے جاہ پرست علماء نے معاندین کی تائید کر کے ان کی بیخ کنی اور ان کو تقویت پہنچانے کے لئے اسلام میں فتنہ و فساد کا ایک داخلی محاذ قائم کیا وہاں اس زمانے کے مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کی بعثت کا مقصد تمام ادیان پر دینِ اسلام کو غالب کر دکھانا تھا اس اعتراض کی بنیاد کو ہی غلط قرار دے کر ان کے مکر و فریب کا سب تار و پود بکھیر دیا۔ آپ نے ببانگ دہل اعلان کیا کہ مدنی زندگی کے مقابلے میں مکی زندگی کو کمزوری سے تعبیر کرنا تاریخی حقائق کو عمداً بگاڑنے کے مترادف ہے۔ آپ نے فرمایا مکہ میں مسلمانوں نے مسلسل تیرہ سال تک جس عظیم الشان صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا وہ کسی کمزوری کی بناء پر نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں سختی کا جواب سختی سے دینے کی اجازت نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ کے قلیل التعداد مسلمان جری ہونے کے باوجود ظلم کے جواب میں ہاتھ اٹھانے سے رکے رہے۔ انہیں بار بار یہی حکم ملتا تھا کہ کمال درجہ صبر سے ان مصائب مالایطاق کو برداشت کرتے چلے جاؤ۔ انہوں نے مضبوط دل و قوتِ بازو سے کام لینے کی پوری اہلیت رکھنے کے باوجود اپنے آپ کو شیر خوار بچوں کی طرح ناتواں کیا اور کٹھنڈے پیٹوں وہ وہ مظالم سہے کہ جن کے ذکر سے بھی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انتقام کی طاقت رکھنے کے باوجود یہ مظالم برداشت کرنا کمزوری پر نہیں بلکہ اس مخصوص صبر و استقامت پر دلالت کرتا ہے جو جمیع انبیائے کرام میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہؓ کو امتیازی نشان کے طور پر عطا کی گئی تھی۔

اسی امر کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں خود سبقت کر کے ہرگز تلوار نہیں اٹھائی بلکہ ایک زمانہ دراز تک کفار کے ہاتھ سے دکھ اٹھایا اور اس قدر صبر کیا جو ہر ایک انسان کا کام نہیں اور ایسے ہی آپ کے اصحابؓ بھی اسی اعلیٰ اصول کے پابند رہے اور جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دکھ اٹھاؤ اور صبر کرو۔ ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔ وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے انہوں نے دم نہ مارا ان کے بچے ان کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے وہ آگ اور پانی کے ذریعہ سے عذاب دیئے گئے مگر وہ شر کے مقابلے سے ایسے باز رہے کہ گویا شیر خوار بچے ہیں۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ دنیا میں تمام نبیوں کی امتوں میں سے کسی ایک نے بھی باوجود قدرتِ انتقام ہونے کے خدا کا حکم سن کر ایسا اپنے تئیں عاجز اور مقابلہ سے دستکش بنا لیا جیسا کہ انہوں نے بنایا؟ کس کے پاس اس کا ثبوت ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی گروہ ایسا ہوا ہے جو باوجود بہادری اور جماعت اور قوتِ بازو اور طاقتِ مقابلہ اور پائے جانے تمام لوازم مردی اور مردانگی کے پھر خونخوار دشمن کی ایذا اور زخم رسانی پر تیرہ برس تک برابر صبر کرتا رہا ہو۔ ہمارے سیّد و مولےٰ صلعم اور آپ کے صحابہؓ کا یہ صبر کسی مجبوری سے نہیں تھا۔ بلکہ اس صبر کے زمانہ میں بھی آپ کے جانثار صحابہؓ کے وہی ہاتھ اور بازو تھے جو جہاد کے حکم کے بعد انہوں نے دکھائے اور بسا اوقات ایک ہزار جوان نے مخالف کے ایک لاکھ سپاہی نبرد آزما کو شکست دیدی۔ ایسا اس لئے ہوا تا لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جو مکہ میں دشمنوں کی خونریزیوں پر صبر کیا گیا تھا اس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی بلکہ خدا کا حکم سن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے اور بکریوں اور بھیڑیوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے بے شک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے اور گو ہم تمام دنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں تب بھی ہم کسی امت میں اور کسی نبی کے گروہ میں یہ اخلاق فاضلہ نہیں پاتے اور اگر پہلوں میں سے کسی کے صبر کا قصہ بھی سنتے ہیں تو فی الفور دل میں گذرتا ہے کہ قرائن اس بات کو ممکن سمجھتے ہیں کہ اس صبر کا موجب دراصل بزدلی اور عدم قدرتِ انتقام ہو۔ مگر یہ بات کہ ایک گروہ جو درحقیقت سپاہیانہ ہنر اپنے اندر رکھتا ہو اور بہادر اور قوی دل کا مالک ہو اور پھر وہ دکھ دیا جائے اور اس کے بچے قتل کئے جائیں اور اس کو نیزوں سے زخمی کیا جائے مگر پھر بھی وہ بدی کا مقابلہ نہ کرے۔ یہ وہ مردانہ صفت ہے جو کامل طور پر یعنی تیرہ برس برابر ہمارے نبی کریمؐ اور آپؐ کے صحابہؓ سے ظہور میں آئی ہے۔ اس قسم کا صبر جس میں ہر دم سخت بلاؤں کا سامنا تھا جس کا سلسلہ تیرہ برس کی دراز مدت تک لمبا تھا درحقیقت بے نظیر ہے اور اگر کسی کو اس میں شک ہو تو ہمیں بتلا دے کہ گذشتہ راستبازوں میں سے اس قسم کے صبر کی نظیر کہاں ہے؟"

(رسالہ جہاد صفحہ ۱۰۹)

یہ ثابت کرنے کے بعد کہ مسلمانوں کا صبر دکھانا یا نرمی درافت کی تعلیم دینا کمزوری یا مجبوری کی بناء پر نہ تھا حضور ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ بالآخر مسلمانوں نے جب تلوار اٹھائی تو مجبوری کی وجہ سے اٹھائی۔ ہرچند کہ وہ اسلام کے نام پر تلوار اٹھانا نہیں چاہتے تھے لیکن تیرہ سال تک مظالم سہنے کے بعد کفارِ مکہ نے مجبور کر دیا کہ تلوار کا جواب تلوار سے دیا جائے۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر کفارِ مکہ مسلمانوں کو اذیتیں نہ پہنچاتے اور تلوار سے ان کی ہستی کو ختم کرنے کے درپے نہ ہو جاتے تو مسلمانوں کے لئے تلوار اٹھانے کی نوبت ہی نہ آتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مجبوری کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے باعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں، مال میں، کثرتِ جماعت میں، عزت میں، مرتبہ میں دوسرے فرقوں سے بہتر خیال کرتے ہیں۔ اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہؓ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودا زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے۔ اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعبناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کے طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوعِ انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز و مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے اس پر بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں۔ بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق و استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گذر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا۔ اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے

(باقی صفحہ ۷ پر)

قتلِ مرتد

(از مولانا سید جعفر شاہ صاحب پھلواروی)

قتل مرتد کا مسئلہ ایجاد کر کے اور اسے اسلام کی طرف منسوب کر کے مسلمان علماء کے ایک گروہ نے اسلام کو سخت بدنام کیا ہے۔ اور اس کی اشاعت میں ایک ایسی روک کھڑی کر دی ہے۔ جس نے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور اس کی ترقی کے راستے کو بند کر دیا ہے، اس مسئلے کی وجہ سے غیر مسلم بجا طور پر اسلام کو ایک ایسا پنجرا تصور کرتے ہیں۔ جس میں داخل ہو کر نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی۔ ذیل کا مضمون ایک غیر احمدی عالم کا لکھا ہوا ہے۔ جو ایک مخالف احمدیت ماہنامہ میں شائع ہوا ہے۔ ہم اسے شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(ادارہ)

ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولٰئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون (البقرہ)

تم (مسلمانوں) میں سے جو شخص اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے۔ اور پھر اسی کفر کی حالت میں اسے موت آ جائے۔ تو ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں حبط (بے وزن) ہو جائیں گے۔

ہمارے ہوش میں کئی دور ایسے آ چکے ہیں۔ جب "قتل مرتد" کے مسئلے پر گرما گرم بحثیں اخباروں اور رسالوں میں ہوئی ہیں۔ چند دن ہوئے۔ درس قرآن کے دوران میں حسن اتفاق سے یہ بحث آ گئی۔ تو اس پر سنجیدگی سے غور کا موقع ملا۔ ہم نے جہاں تک غور کیا ہے۔ قرآن پاک میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں۔ جس کا ترجمہ یا مفہوم یہ ہو۔ کہ جو مسلمان مرتد ہو جائے۔ اسے قتل کر دو۔ ہاں ایسی آیت ضرور ملتی ہے۔ جس میں کوئی دین اختیار کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔ مثلاً لا اکراہ فی الدین دین میں کوئی جبر یا دباؤ نہیں۔ یعنی کوئی دین یا نظام زندگی اختیار کرنے میں انسان ہر وقت آزاد ہے۔ اپنی خوشی سے وہ دین اسلام بھی قبول کر سکتا ہے۔ اور دینِ کفر بھی۔ اسلام تو نام ہی ہے اپنی رضا کارانہ خوش دلی سے اللہ کے آگے سرِ اطاعت خم کر دینے کا نہ کہ کسی دباؤ سے مسلمان بن جانے کا۔ اگر بیِّنہ سے کسی کا دل مطمئن ہوتا ہے۔ تو وہ شوق سے اسلام لائے۔ ورنہ اپنے کفر پر قائم رہ سکتا ہے۔ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حیّ عن بینۃ۔ ظاہر ہے کہ "بیّنہ" میں "تلوار" یا طاقت کا دباؤ داخل نہیں۔ جو شخص اسلام لانے سے پہلے کفر پر قائم رہ سکتا ہے۔ وہ اسلام لانے کے بعد بھی کسی وجہ سے کفر کو اختیار کر سکتا ہے۔ کوئی خاص وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ رام سروپ کے کفر پر تو کوئی دباؤ نہ ہو۔ لیکن اگر وہی رام سروپ عبد اللہ ہو کر پھر رابنسن یا رام سروپ ہو جائے۔ تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اگر کفر ہی وجہ قتل ہو۔ تو یہ کفر پہلے بھی موجود تھا۔ اگر ارتداد سبب قتل ہے۔ تو حاصل ارتداد پہلے بھی موجود تھا۔ پھر جب اس وقت کوئی دباؤ جائز نہ تھا۔

تو اب کیوں ہو؟ اس کی جو پوزیشن اسلام سے پہلے تھی، وہی ارتداد کے بعد بھی رہنی چاہیئے۔ پہلے کفر میں دباؤ نہیں۔ دوسرے کفر میں کیوں ہو؟

یہ واضح رہنا چاہیئے۔ کہ ہم یہ گفتگو ذمیوں کی کر رہے ہیں۔ حربی کی نہیں۔ حربی سے تو بہر حال جنگ ہی جاری رہے گی۔ یہاں تک کہ وہ ہتھیار رکھ دیں۔ لیکن جن اہل کفر نے محض سیاسی اطاعت قبول کر لی ہو۔ ان کو اہل ذمہ کہتے ہیں۔ کیونکہ حکومت اسلامیہ ان کے جان۔ مال۔ آبرو۔ مذہب۔ معابد۔ کلچر۔ تمام چیزوں کی حفاظت کی ذمے دار ہے۔ اس لحاظ سے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ نسلی کافر اگر کفر میں پڑا رہے۔ تو اسے کچھ نہ کہا جائے۔ لیکن ایک نسلی مسلمان کفر میں چلا جائے۔ تو اس کے کفر کو واجب القتل قرار دیا جائے۔ نسلی کافر پر لا اکراہ فی الدین کا اطلاق ہو جائے۔ لیکن نئے کافر پر لا اکراہ فی الدین صادق نہ آئے۔ آخر اس کی معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے؟

یہ کیوں فرض کر لیا جائے، کہ جو اسلام کو ترک کر چکا ہے۔ وہ لازماً اسی کفر پر قائم رہ کر مر جائے گا۔ اور پھر کبھی وہ اسلام کی طرف لوٹ کر نہ آئے گا؟ اسے کیوں اس کا موقع نہ دیا جائے، کہ وہ از سرِ نو اسلام میں داخل ہو جائے۔ اسے قتل کر کے اس کے قبول اسلام کے امکان کو کیوں ختم کیا جائے؟

مندرجہ بالا آیت میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مرتد اگر کفر کی حالت میں مر جائے۔ تو اس کے اعمال دونوں جہان میں حبط ہو جائیں گے۔ دوسرے لفظوں میں اسے یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر مرتد کفر کی حالت میں نہ مرے یعنی پھر مسلمان ہو کر اسلام پر مرے۔ تو اس کے اعمال حبط نہیں ہوں گے۔ پس ہم یہ فرض کر لینے کا کیا حق رکھتے ہیں۔ کہ اب یہ ارتداد کے بعد ناقابلِ معافی ہو چکا۔ اور اب یہ اسلام نہیں لا سکتا۔ اور اگر لائے بھی۔ تو اس کا اسلام اب اسے حبط اعمال سے نہیں بچا سکتا۔ لہٰذا اس کا ایک علاج ہے۔ کہ اسے قتل کر دو۔ قتل کرنے کے معنی تو یہ ہوئے۔ کہ ہم نے خود اسے جہنم میں پہنچا دیا۔ اور اپنے ہاتھوں سے اس کی توبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اس سے زیادہ اور کیا اکراہ ہو سکتا ہے۔ جس کی لا اکراہ فی الدین میں نفی کی گئی ہے؟ شاید اسی جھگڑے سے بچنے کے لئے بعض لوگوں نے لا اکراہ فی الدین کو منسوخ مان لیا ہے۔ یعنی اور کسی

آیت کی توجیہات کی مصیبت میں پڑنے سے یہ زیادہ آسان سمجھا جائے۔ کہ اسے منسوخ قرار دے کر الگ ہو جاؤ۔ بلکہ جو آیت سمجھ میں نہ آئے۔ یا اپنے خیال میں اس کا کسی آیت سے تناقض ہوتا ہو۔ اسے منسوخ کہہ کے قصہ پاک کر دو۔ مگر اب یہ فیشن زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔

بات صرف اتنی ہے۔ کہ محض کوئی دین تبدیل کرنے یا اختیار کرنے پر کوئی گرفت نہیں۔ گرفت کا صرف ایک ہی موقع ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسلامی مملکت کے نظام میں کوئی خلل پہنچے۔ اور کوئی فتنہ و فساد برپا ہو۔ یہ گرفت خواہ جرمانے سے ہو یا حبس سے یا جلاوطنی سے یا ہاتھ پاؤں کاٹ کر ہو یا کوڑوں سے ہو یا قتل سے ہو۔ یہ ساری گرفت صرف اس وقت ہے۔ جب فتنہ و فساد ہو قانون شکنی ہو۔ بغاوت ہو۔ غداری۔ سازش ہو وغیرہ۔ لیکن ان جرموں کی تعزیر میں صرف غیر مسلم یا مرتد ہی داخل نہیں۔ اگر مسلمان بھی یہ باتیں کرے۔ تو اس کے لئے بھی وہی سزا ہے۔ حربی اور فتنہ جو کے لئے سب سزائیں ہیں۔ قتل بھی۔ قتال بھی۔ لیکن اطاعت قبول کرنے والوں کے لئے محض دینی تبدیلی کوئی ایسا جرم نہیں۔ جو مستوجب قتل ہو۔ اس سلسلے میں طلیحہ کا واقعہ قابل ذکر ہے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر تائب ہو گیا۔ اور ساری عمر مسلمان رہا۔ یہ اہل ردہ میں تھا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے اسے قتل نہ کرایا۔ کیونکہ وہ تائب ہو چکا تھا۔ قتل صرف وہی لوگ ہوئے۔ جو مرتد ہو کر مقابلے کے لئے آئے۔

قتل و قتال تو بعض اوقات ارتداد اور کفر مطلق سے بہت کم نیچے درجے کے جرم پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ حکومت کو ادا کرنے سے انکار کرے۔ اس سے بھی قتال کیا جا سکتا ہے۔ خواہ وہ اور تمام باتوں میں اسلام کا پابند ہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے دورِ خلافت کا فیصلہ اس کی تائید کرتا ہے۔ قتل اسے بھی کیا جا سکتا ہے۔ جو کسی صریح حلال کی حرمت یا کسی صریح حرام کی حلت کا قائل ہو۔ جیسا کہ دورِ خلافت فاروقی میں ان لوگوں کے بارے میں صحابہؓ کا فیصلہ ہوا۔ کہ شراب کو حلال سمجھ کر پینے والے اگر تائب ہو جائیں۔ تو صرف حدِ خمر لگائی جائے ورنہ قتل کر دیئے جائیں۔ یہ دونوں مثالیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ قتل و قتال کا تعلق تبدیل دین سے نہیں۔ بلکہ سبوتاژ (Sabotage) سے ہے۔ خواہ اس کا مرتکب مسلمان ہو یا نسلی کافر یا وہ مسلمان جو مرتد ہو گیا ہو۔ یہ سزائے قتل تبدیل دین کی وجہ سے نہیں بلکہ سبوتاژ کی وجہ سے ہے۔ اور مرتد یا کافر کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ مسلمان کو بھی دی جا سکتی ہے۔ سبوتاژ کا لفظ مورد (Sabotage) کا ہے۔ اور یہ ایک رائج الوقت اصطلاح ہے۔ جس کے معنی ہیں کوئی ایسی حرکت کر بیٹھنا جو پوری مشینری کی رفتار کو متاثر کر دے۔

یہ حرکت انفرادی طور پر خواہ کتنی ہی معمولی ہو۔ لیکن جب پورے نظام زندگی کی رفتار میں بگاڑ پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ تو اس کی اصلاح قتل مجرم کے سوا اور کچھ نہیں۔

> "قرآن پاک میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں جس کا ترجمہ یا مفہوم یہ ہو کہ جو مسلمان مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو ہاں ایسی آیت ضرور ملتی ہے جس میں کوئی دین اختیار کرنے کی آزادی دی گئی ہے .... کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ نسلی کافر اگر کفر میں پڑا رہے تو اسے کچھ نہ کہا جائے لیکن ایک نسلی مسلمان کفر میں چلا جائے تو اس کے کفر کو واجب القتل قرار دیا جائے نسلی کافر پر لا اکراہ فی الدین کا اطلاق ہو جائے۔ لیکن نئے کافر پر لا اکراہ فی الدین صادق نہ آئے۔ آخر اس کی معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے؟"

لیکن اگر ایک بڑا جرم بھی سبوتاژ کی سطح پر نہ ہو۔ تو مجرم کا قتل ضروری نہیں ـــــ یہ عین ممکن ہے۔ کہ کسی وقت صرف افشائے راز یا مخبری کرنے والے کو قتل کی سزا دی جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے نفسِ اسلام کا ترک اس درجے میں اثر انداز نہ ہو۔ اور اس کے برعکس جو بھی امکان میں ہے کسی وقت یہی ارتداد بہت بڑے فساد کا موجب ہو۔ اور قتل سے بھی زیادہ سخت سزا کا مستحق بنا دے۔ یہ تقاضائے وقت کے مختلف بدلنے والے مدارج ہیں۔ اس سے انکار نہیں کہ کسی وقت مرتد کو بھی بلکہ اس سے نیچے درجے کے مجرم کو بھی قتل کرنا ضروری ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر موقع پر ہر مرتد کو قتل کرنا بطور ایک اصول کے فرض ہو۔ قرآن سے کم از کم اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن اسے اپنی طبعی موت تک توبہ کا موقع دیتا ہے۔

لفظ ہے فیمت وھو کافر۔ کفر کی حالت میں مر جائے۔ فیمت کے بعد او یقتل جزاءً نہیں کہا گیا۔

صحیح بخاری کی ایک روایت ہے۔ کہ من بدل دینہ فاقتلوہ۔ جو اپنا دین بدل ڈالے۔ اسے قتل کر دو۔ ـــــ قتل مرتد کا مسئلہ یہیں سے لیا گیا ہے۔ اگر یہ روایت بالکل متواتر بھی ہو۔ تو قرآن کی روشنی میں اس کا مطلب صرف یہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تبدیل دین جو فساد فی الارض (یعنی سبوتاژ Sabotage) سے ملتا جلتا ہو۔ موجب قتل ہے۔ اور اس سے یقیناً انکار کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

(ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی بابت ماہ جون ۵۱ء)

ضروری اعلان

جن احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایسے واقعات پیش آئے ہوں۔ جو ازدیادِ ایمان کا موجب ہوں۔ اور جنہوں نے ان کی زندگیوں پر گہرا اثر ڈالا ہو۔ ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ مختصر اور سادہ طور پر یہ واقعات لکھ کر ارسال فرمائیں۔ تاکہ انہیں افادۂ عام کے لئے شائع کیا جائے۔ (ادارہ)

کیا لڑکی کی شادی پر دعوت کرنا بدعت ہے؟

از مکرم محمد شفیع صاحب اسلم گوجرہ

مندرجہ ذیل مضمون میں مسئلہ کی صرف شرعی حیثیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر اس کا حضور کے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا (ادارہ)

کافی عرصہ ہوا الفضل میں محترم قاضی علی محمد صاحب نے ایک مضمون میں لڑکی کی شادی پر دعوت کو بدعت قرار دیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ اس قسم کی دعوت غیر مسنون ہے۔ اور ایک بدعت ہے۔ نیز رحمۃ للعالمینؐ کی سنت کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات عالیہ سے بھی ثابت کیا تھا۔ کہ یہ دعوت منع ہے۔

بہتر ہوتا۔ اگر جناب قاضی صاحب رسول پاکؐ کے وقت کا کوئی ایسا واقعہ بھی درج فرما دیتے جہاں حضور نے ایسی دعوت پر اظہار ناراضگی فرمایا ہو یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد مبارک ہی تحریر فرما دیا ہوتا۔ جس سے صریح طور پر معلوم ہو جاتا۔ کہ یہ دعوت منع ہے یا بدعت ہے۔ اور یا کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی فیصلہ پیش کر دیا جاتا۔ البتہ جناب قاضی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے کچھ ارشادات ضرور درج فرمائے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور ایسی دعوت کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ منع فرماتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں۔ اپنے امام کے حکم یا ہدایت کی تعمیل باعث مسرت ہی نہیں۔ باعث نجات بھی ہے۔ جیسا کہ حضور نے تحریک جدید میں اقتصادی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض مطالبات میں ایک سالن کھانا۔ سادہ لباس پہننا۔ گوٹے کناری سے پرہیز اور نئے زیور نہ بنوانا وغیرہ رکھا ہے۔ حالانکہ دو دو کھانے کھانا یا اچھے قیمتی کپڑے پہننا اور گوٹے کناری لگانا نہ تو شریعت میں ناجائز ہے نہ بدعت۔

پس اگر حضور اسی طرح لڑکی کی شادی پر بھی اس دعوت کو حکماً منع فرما دیں۔ تو اس کی خلاف ورزی کرنیوالا یقیناً مجرم ہوگا۔ مگر اس کے خلاف شادی کے موقع پر حضور نے اپنے ان مطالبات میں رعایت کر دی ہے۔

رہا فضول خرچی۔ یا نمود و ریا کا سوال۔ سو یہ تو اسلام ہر موقع اور ہر مقام پر ناپسند کرتا ہے۔ ناپسندی ہی نہیں ایسے کار شیاطین بتلاتا ہے۔ یہ نہیں کہ لڑکی کی شادی کے موقعہ پر تو فضول خرچی یا نام و نمود کے لئے خرچ کرنا منع ہے۔ مگر لڑکے کی شادی پر جائز ہے

صرف قابل دریافت اتنی بات رہ جاتی ہے کہ کیا شریعت اسلام نے واضح طور پر کوئی ایسا حکم دیا ہے۔ کہ لڑکی کی شادی کے موقعہ پر اپنے عزیز و اقربا۔ دوست احباب کی دعوت نہ کرو۔ کہ یہ خلاف سنت رسول ہے۔ یا بدعت ہے

ہاں برادرم قاضی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ستمبر ۱۹۲۲ء کا ذمودہ ارشاد تحریر فرمایا ہے۔ جس میں حضور نے اس قسم کی دعوت کو ناپسند فرمایا ہے یا منع فرمایا ہے مگر میرے سامنے دسمبر ۱۹۲۲ء کا ایک فتویٰ ہے جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفتی صاحب کی طرف سے ہے۔ اور جس میں اس معاملے پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کا مطلب بھی اس میں موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

نقل مطابق اصل۔ فتوےٰ نمبر ۸۲ مورخہ ۱۲/۷ ۔۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت مکرم محمد دین صاحب ٹیچر ہائی سکول گوجرہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آپ کا ارسال کردہ خط مورخہ ۱۸/۷ کا دارالافتاء میں بتاریخ ۱۲/۷ کو پہنچا ہو جواباً تحریر خدمت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول اس بناء پر کہ لڑکی والے کی طرف سے دعوت وہی نبی کریمؐ کے زمانے میں نہیں ہوئی۔ بہ صرف لڑکے والے کی طرف سے ولیمہ کے وقت ہوا کرتی تھی اور لڑکی والوں کی طرف سے بالکل نہ ہوتی تھی اسلئے انہوں نے اس دعوت کو بدعت قرار دے کر اسکو ممنوع قرار دیا تھا۔ چنانچہ یہی خیال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ابتداء میں تھا۔ اور آپ بھی اس دعوت کو ممنوع قرار دیتے تھے

حالانکہ یہ بدعت نہ تھی۔ کیونکہ بدعت نئے کام کرنے کو شریعت میں نہیں کہتے۔ بلکہ اس نئے کام کو کہتے ہیں۔ کہ جب وہ دینی کام ہو۔ اور دینی کام اسکو کہتے ہیں۔ کہ جس کے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں عذاب ہو۔ اور اس دعوت کو کوئی بھی ایسا نہیں سمجھتا۔ پس جب یہ دین سے نہیں۔ تو یہ شریعت میں بدعت نہیں کہلاتی۔ مگر مدت تک یہی خیال رہا۔

آخر جس دن حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی لڑکی کا رخصتانہ تھا اور حافظ صاحب نے حاضرین کو دودھ پیش کیا۔ تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا۔ کہ میں اس وقت تک حضرت مولوی صاحب کے فتوے کے مطابق اس موقعہ کی دعوت کو ناجائز سمجھتا تھا۔ حضرت ام المومنین نے مجھے کئی شادیوں کی نسبت بتایا کہ لڑکی والے کی طرف سے دعوت کی گئی۔ اور حضور علیہ السلام (مسیح موعود علیہ السلام) اس میں خود شامل ہوئے۔ اسواسطے اب میرا فتوےٰ یہی ہے۔ کہ یہ جائز ہے

چنانچہ قادیان میں رخصتانوں پر وہاں کے رہنے والے لوگوں کو بلایا جاتا ہے۔ اور ضرور کچھ نہ کچھ کھانے کے لئے ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جن میں حضور خود بھی شامل ہوئے ہیں۔ اور جو کچھ پیش کیا جاتا ہے۔ وہ کھاتے ہیں۔ اسلئے یہ جائز ہے۔ اس میں آپ کے جملہ سوالوں کا جواب آ چکا ہو

مہر:- مفتی سلسلہ احمدیہ ۱۲/۷

یہ فتوےٰ زیادہ تشریح کا محتاج نہیں اس پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا ابتداء میں یہی خیال تھا کہ اس قسم کی دعوت ممنوع ہے۔

۲۔ لڑکی کی شادی پر احباب کو دعوت دینا بدعت نہیں۔

۳۔ اور نہ یہ دعوت بدعت کہلا سکتی ہے

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حافظ روشن علی صاحب کی لڑکی کے رخصتانے پر اپنے پہلے خیال کو بدل لیا۔ اور فرمایا یہ دعوت جائز ہے۔

۵۔ حضرت ام المومنین کی شہادت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام لڑکی والوں کی دعوت پر تشریف لے جاتے تھے۔

۶۔ اس شہادت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اب میرا یہی فتوےٰ ہے کہ یہ جائز ہے

۷۔ حضور نے اپنے اس فتوے کے بعد قادیان میں ایسی دعوتوں میں شریک ہوتے رہے اور کھاتے رہے

آخر میں میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرا یہ مضمون لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ معاملہ بالکل صاف ہو جائے۔ اور یہ مسئلہ ہمیشہ احباب کے درمیان باعث مناظرہ نہ بنا رہے۔ کیونکہ میں نے کئی بار بعض جماعتوں میں احباب کو اس معاملے میں جھگڑتے دیکھا ہے۔

مندرجہ بالا فتوےٰ میرے پاس اپنی اصل شکل میں موجود ہے۔

---

۲۳ سال بلکہ ۲۸ سال تک دعوےٰ الہام کے بعد زندہ رہے۔ اور قرآن مجید کے معیار کے مطابق یہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر)

ایک معیار صداقت اور "زمیندار"

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (سورۃ الحاقہ ع ۲) کہ اگر کوئی شخص جھوٹا الہام بنا کر اسے ہماری طرف منسوب کرے تو ہم ایسے شخص کو اسکے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے ہیں۔ اور اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے ہیں۔ یعنی کاذب مدعی الہام اپنے تمام مقاصد میں ناکام رہتا ہے اور بالآخر ذلت اور نامرادی کی موت مرتا ہے اور اس کا تمام تانا بانا ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعویٰ کے بعد ۲۳ سال تک زندہ رہے۔ چونکہ آپ تمام صداقتوں کا منبع اور معیار ہیں۔ اسلئے متقدمین علماء اسلام نے اس سے یہ اصل مستنبط کیا ہے کہ کوئی جھوٹا مدعی الہام و ماموریت دعویٰ کے بعد ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اس عرصہ کے اندر اندر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مدعی الہام و ماموریت ۲۳ سال تک بعد دعویٰ زندہ رہے۔ تو اسکی صداقت کا ایک نشان ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی تفسیر ثنائی میں اس اصل کو تسلیم کیا ہے (دیکھئے مقدمہ تفسیر مذکور ص ۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں جب یہ دلیل ہماری طرف سے مناظرات وغیرہ میں پیش کی جاتی ہے۔ تو مخالف مولوی صاحبان اول تو اس قرآنی معیار سے ہی انحراف کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جب ناچار ان کو یہ معیار تسلیم کرنا پڑتا ہے تو مولویانہ حساب سے دھوکہ دینے کی کوشش کیا کرتے ہیں کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ الہام کے بعد نعوذ باللہ ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہے۔ بلکہ پہلے ہی فوت ہو گئے اسکے متعلق مندرجہ ذیل حوالہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔

اخبار زمیندار ۲۰ مئی ۱۹۵۱ء میں حسین میر صاحب کا ایک مضمون احمدیت کی مخالفت میں شائع ہوا اس میں لکھا ہے:

"آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) کوئی ۷۰ برس بقید حیات رہے اور کوئی ۲۸ سال نبی نبوت کا ڈھول پیٹتے رہے" (زمیندار ۲۰ مئی ص ۴ کالم ۱)

یہ ایک شدید مخالف کی گواہی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو مولوی یہ کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ دعویٰ الہام کے بعد ۲۳ سال تک زندہ نہیں رہے۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مخالف کی شہادت کے مطابق نہ صرف

بقیہ صفحہ ۲

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تلوار اٹھانا

ساتھ ہو رہا ہے۔ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہیں آج سے مقابلے کی اجازت دیتا ہوں۔ اور میں خدا ئے قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ (رسالہ جہاد۔ ص ۲۳)

اب دیکھئے معاندین نے تھوڑے سے ہیر پھیر سے کام لے کر حقائق کو کس طرح مسخ کر دیا انہوں نے مدنی زندگی میں تلوار اٹھانے کو اختلافِ حالت کا نتیجہ قرار دے کر مکی زندگی میں نرمی و رافت کی تلقین اور لکم دینکم ولی دین کو مجبوری پر محمول کر ڈالا۔ اور اسکی بنیاد پر الزامات کی وہ تمام عمارت کھڑی کر دی۔ جس کا ذکر قسط اول میں گذر چکا ہے۔ اس زمانہ میں اقامت دین کے علمبرداروں سے جب اور کچھ بن نہ پڑا۔ تو انہوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا کہ مسلمان قلتِ تعداد کے باعث مکہ میں فی الواقعہ کمزور تھے۔ اور انہوں نے نرمی وغیرہ سے متعلق جو تعلیم دی وہ بنیادی حیثیت کی حامل نہ تھی۔ بلکہ حالات سے مجبور ہو کر پیش کی گئی تھی۔ اقامتِ دین کے ان نام نہاد علمبرداروں کے بالمقابل اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاندین کی بددیانتی کو بے نقاب کر کے مسلمانوں کو ان کی فاش غلطی سے آگاہ کیا اور ثابت کر دکھایا کہ مکہ میں صبر کا اظہار مجبوری کی بناء پر نہیں۔ بلکہ بالآخر تلوار کے جواب میں تلوار بلند کرنا مجبوری کی بناء پر تھا۔ اگر کفار مکہ ایسے حالات پیدا نہ کرتے تو خدا تعالےٰ کبھی مسلمانوں کو کسی حال میں اسلام کے نام پر تلوار اٹھانے کی اجازت نہ دیتا۔ مسلمانوں نے مصائب پر صبر دکھایا۔ تو ہنسی خوشی دکھایا۔ کیونکہ انہیں تعلیم ہی ایسی دی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے تلوار اٹھائی تو اسلئے کہ انہیں بالآخر خود حفاظتی پر مجبور کر دیا گیا۔ اور پھر بھی انہوں نے اس وقت تک انتظار کیا۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے واضح الفاظ میں اجازت نہ مل گئی۔ مودودی صاحب معاندین کے حملے کی تاب نہ لا سکے۔ اسلئے انہیں حفاظت اسی میں نظر آئی کہ خود حملہ آوروں میں شریک ہو گئے گویا بزدلی انہوں نے خود دکھائی۔ اور منسوب اسے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرف کر دیا

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) سید ابوالحسن صاحب بمرض مرع مدت مدید سے مبتلا ہیں۔ اب پھر سخت دورہ ہوا ہے محترمہ نسیم صاحبہ بنت مولوی عبدالرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم کو ابھی تک فالج کے اثر سے افاقہ نہیں ہوا اور وہ ابھی تک زیر علاج ہیں ان کی

جسم کی صحت دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھ کے مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کے لئے اچھی ہوتی ہیں۔ اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا صفائی رکھنا۔ اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے اور اس کا ایک ہی علاج ہے۔ یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے قیمت میں کم ہیں۔ خوشبو میں اچھے ہیں مختصر فہرست ذیل میں درج ہے

عطر	چنبیلی	گلاب	خس	حنا
قیمت فی تولہ ۲۰/- ۱۵/- ، ۸/- ، ۵/-	۱۵/- ، ۸/- ، ۵/-	۲۰/- ، ۵/-	۱۵/- ، ۸/- ، ۵/-	۱۰/- ، ۱۵/-

گل شبو	حنا عنبری	گرناہ	نرگس	شہلاد
۲۰/- ، ۱۵/- ، ۸/-	۵/- ، ۸/- ، ۱۵/- ، ۲۰/-	۵/- ، ۸/- ، ۱۵/-	۵/-	۱۸/-

سجدی	شام شیراز	باغ بہار	موتیا
۵/- ، ۸/-	۵/- ، ۸/- ، ۱۵/-	۵/- ، ۸/- ، ۱۵/-	۵/- ، ۸/- ، ۱۵/-

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں۔ دوسرے کارخانوں میں ہندوستان کا آیا ہوا آٹھ روپے تولہ بکتا ہے اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ بارہ روپے تولہ بکتا ہے اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس ۲۴ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

گرمیوں کے لئے عطر باغ و بہار اور خس کا عطر خاص تحفہ ہیں۔

سپرٹ کے عطر بھی۔ چنبیلی۔ گلاب خس۔ جوہی۔ اپریون۔ شاہی روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے ایک روپیہ فی شیشی مل سکتے ہیں۔ خس اور باغ و بہار موسم گرمی کے خاص عطر ہیں۔

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان)

نام	رقم
ڈاکٹر ظہور احمد صاحب راولپنڈی	۷۰-۰-۰
لفٹیننٹ صاحب دین صاحب سیالکوٹ	۷-۸-۰
عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ اللہ رکھا صاحب نوشہرہ	۲۰/-
جماعت احمدیہ اوکاڑہ معرفت سیکرٹری زکوٰۃ	۶۸۴-۶-۰
مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ سرحد	۱۰-۰-۰
چوہدری علم دین صاحب راڈکے	۱۳۷-۱۲-۰
ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ڈنگہ	۳۰-۰-۰
سید زمان شاہ صاحب جہلم	۱۲-۸-۰
سید محمد حسین شاہ صاحب جہلم	۱۰-۰-۰
صوبیدار محمد حبیب صاحب پشاور	۵۰-۰-۰
محمد ابراہیم صاحب ڈار گجرات	۲۵-۰-۰
جماعت احمدیہ میانی سرگودھا	۱۰-۰-۰
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کیمبل پور	۵۲-۰-۰
حاجی قمرالدین صاحب چانڈیا طالب آباد	۴۷۵/-
میاں غلام حیدر صاحب حافظ آباد	۲۵-۰-۰
چوہدری فضل احمد صاحب سیکرٹری مال بھلوال	۵۰-۰-۰
چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال چک ۶۴۶ گ ب	۵۱-۹-۰
شیخ محمد حسین صاحب چنیوٹ	۲۰-۰-۰
مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل سیکرٹری مال مجوکہ	۴۷۷-۳-۰
محمد ایوب صاحب ملٹری اکاؤنٹس نوشہرہ	۹۰-۰-۰
ماسٹر عنایت اللہ صاحب پنڈی بہاء الدین منڈی	۱۵-۰-۰
میزان	۴۰۱۶-۱۴-۰
میزان سابقہ	۱۶۷۷-۱۲-۶
کل میزان	۵۶۹۴-۱۰-۶

(ناظر بیت المال)

فریضۂ زکوٰۃ

معطی حضرات کی دوسری فہرست

زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے والے افراد کی ایک فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ دوسری فہرست اب شائع کی جا رہی ہے۔ جن احباب نے ان رقوم کی وصولی میں نظارت بیت المال کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ نظارت ان سب کی ممنون ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور معطی حضرات کے اموال میں برکت دے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دوسرے صاحب نصاب دوست جنہوں نے ابھی تک ادائیگی نہ کی ہو۔ مہربانی فرما کر اپنے اموال کو پاکیزہ کرنے کے لئے جلد ادائیگی کر دیں۔

نام	رقم
عزیز اینڈ برادرز لائل پور	۵۰-۰-۰
شیخ فتح دین و فضل دین صاحبان لائل پور	۳۲۵/-
چوہدری محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے	۳۰-۰-۰
مکرم غلام رسول صاحب لاہور کینٹ	۱۰-۰-۰
چوہدری عبدالستار صاحب لاہور	۲-۸-۰
مولوی عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ غازیخان	۵-۰-۰
شریفہ خاتون رضیہ صاحبہ کوئٹہ	۲۰-۰-۰
اہلیہ صاحبہ بابو کرامت اللہ صاحب ربوہ	۷-۸-۰
مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ	۱۰۰-۰-۰
چوہدری غلام نبی صاحب دریاخان سندھ	۲۷۵-۰-۰
″ عطا محمد صاحب دریاخان سندھ	۱۸۰-۰-۰
″ محمد عبداللہ صاحب دریاخان سندھ	۱۵۰-۰-۰
نعمت خاتون صاحبہ حسن پور ملتان	۵-۰-۰
ماسٹر محمد یحییٰ صاحب سید والا شیخوپورہ	۱۵-۰-۰
والدہ محمد اسمٰعیل صاحب عکہ لالہ	۲۵-۰-۰
مرزا جان عالم بیگ صاحب فتح پورہ	۲۵-۰-۰
چوہدری محمد حسین صاحب گکھڑ	۲۰-۰-۰
میاں عالم دین صاحب منڈی بہاؤ الدین	۲-۸-۰
ملک محمود احمد صاحب گھو گھیاٹ	۱۸-۰-۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۱۸	۱۰-۰-۰
مرزا محمد حسین صاحب راولپنڈی	۵-۰-۰
بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ	۲۵-۰-۰
ڈاکٹر عمرالدین صاحب نارووال	۹۳-۸-۰
خان فیض الحق خان صاحب کوئٹہ	۳-۰-۰

ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے خلاف سکیورٹی کونسل سے احتجاج

اقوام متحدہ صدر دفتر ۱۷ جولائی۔ آج پاکستان کے نمائندہ خصوصی پروفیسر احمد شاہ بخاری نے سکیورٹی کونسل کے صدر سے پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ پاکستانی ڈیلیگیٹ نے کسی قسم کی کارروائی کا مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن ایک پاکستانی ترجمان نے بتایا کہ اس سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ پاکستانی ڈیلیگیشن نے اپنے احتجاجی نوٹ میں اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ سکیورٹی کونسل ہندوستانی جارحانہ منصوبوں پر توجہ دے گی۔ جس کا اگر پورا مؤثر جواب تلاش نہ کیا گیا تو شاید اس سے دنیا کے امن کو شدید خطرہ پیدا ہو جائے۔

کوریا کے متعدد حصوں میں جنگ ابھی جاری ہے

ٹوکیو ۱۷ جولائی۔ آج جب کائی سنگ کے شہر میں صلح کے مذاکرات شروع ہوئے تو کمیونسٹ فوجی دستوں نے شہر کے جنوبی علاقہ میں اپنے اڈے مضبوط کر لئے۔ آٹھویں فوج کے ایک نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ کم از کم ایک کمیونسٹ رجمنٹ پانچ میل لمبے علاقہ متعین کر دی گئی ہے۔ یہ علاقہ کل ریاستہائے متحدہ کے ذریعہ خالی کر دیا گیا تھا۔ مذاکرات کے شروع ہونے کے فوراً بعد یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ کمیونسٹ رجمنٹ . . . . .

. . . .

. . . . کائی سونگ کے جنوبی علاقہ میں گھس گئی ہے یہ سب سے بڑی فوجی نقل و حرکت ہے جو مذاکرات شروع ہونے کے بعد عمل میں لائی گئی۔ چھوٹے چھوٹے حادثات شمالی علاقہ میں فوجوں کے درمیان کئی دنوں کے بعد پیش آئے۔ شمالی کوریا کے پیونگ یانگ ریڈیو سے اطلاع مظہر ہے کہ کوریا سے تمام غیر ملکی فوجوں کو نکال دینے کی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ جب تک کوریا میں غیر ملکی افواج مقیم ہیں صحیح آزادی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

پاکستان کے دفاع کیلئے ہر ممکن قربانی کا اعلان

لاہور ۱۷ جولائی۔ کل لاہور کے باشندوں نے اس امر کا حلف اٹھایا کہ وہ پاکستان کے دفاع کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد بخش مولانا سید محمود احمد صدر جمعیۃ العلماء اسلام اور مسٹر ابو سعید انور نے تقریریں کیں۔

مسٹر قدوائی کا بیان

نئی دہلی ۱۷ جولائی۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مواصلات نے اعلان کیا کہ ابھی تک وہ کانگرس سے علیحدہ ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے تاوقتیکہ ان کے لئے کانگرس میں رہنا ناممکن بنا دیا جائے۔

مولانا آزاد سے ایرانی لیڈر کا مطالبہ

کراچی ۱۷ جولائی۔ عنایت اللہ کاشانہ نے ایک خط مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر ڈان کو ارسال کیا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد ہندوستانی وزیر تعلیم سے اس امر کا صاف لفظوں کا مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنیکا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہی کہ ہندوستان کے وزیر اعظم کشمیر کے عوام کو اس امر کا اختیار دیں کہ وہ غیر جانبدارانہ اور آزادانہ استصواب کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں۔

صرف کچھ دستے پاکستان کی سرحد پر پھیلائے گئے ہیں

بنگلور ۱۷ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے وزیر اعظم پاکستان کے کل کے بیان کو "شدید غلط بیانی" قرار دیا کہ ہندوستان پاکستان پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔

وزیر اعظم ہندوستان نے یہ تسلیم کیا کہ سرحدوں پر کچھ ہندوستانی دستے ضرور ہیں۔ لیکن وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے۔ آپ نے مزید کہا کہ ہندوستان کسی حالت میں بھی پاکستان پر حملہ نہیں کرنا چاہتا لیکن اگر پاکستان نے ہندوستان پر حملہ کیا تو اس کا مؤثر جواب دیا جائیگا۔

وزراء کی اہم کانفرنس

لاہور ۱۷ جولائی۔ وزارت پنجاب کے جو وزیر لاہور میں ہیں۔ آج ان کا ایک اجلاس سردار عبدالحمید دستی وزیر تعلیم کے دولتکدہ پر منعقد ہوا جس میں وزیر اعظم کے پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے اعلان سے پیدا ہونے والی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ دو گھنٹے تک مذاکرات جاری رہے۔ جس میں اعلیٰ فوجی اور شہری حکام نے بھی حصہ لیا پنجاب کے دوسرے وزیر جو آجکل صوبہ کے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں انہیں واپس بلا لیا گیا ہے۔

تعلیمات اسلامی بورڈ کی سفارشات

کراچی ۱۷ جولائی۔ آج بنیادی اصولوں کے متعلق کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں تعلیمات عامہ اسلام بورڈ کے ارکان کے ساتھ بات چیت کرنے کے غور کیا جائے گا۔

ڈاکٹر مصدق کو برطانوی پیشکش پر نظر ثانی کا مشورہ

طہران ۱۷ جولائی۔ کل ڈاکٹر مصدق کے ذاتی مکان پر ہریمن مصدق مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور پہلی ملاقات ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک رہی۔

مسٹر ہیریمن کا مقصد صرف صدر ٹرومین کا پیغام پہنچانا تھا۔ لیکن ڈاکٹر مصدق نے جو صرف اس موقعہ کے لئے اپنے بستر علالت سے اترے تھے ان کے سامنے تیل کے مسئلہ کے متعلق ایرانی نظریہ کی وضاحت کرنی شروع کی ــــ اب تک مسٹر ہیریمن نے مذاکرات پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کیا ہے۔ لیکن طہران کے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ اگر تفصیلات پر گفتگو ہوئی۔ تو غالباً مسٹر ہیریمن ڈاکٹر مصدق کو رائے دیں گے کہ ۱۹ جون والی برطانوی پیشکش پر دوبارہ غور کیا جائے جسے صرف ۱۵ منٹ میں ایرانیوں نے نامنظور کر دیا تھا ــــ اشتراکی بلوؤں کے بعد جس میں پولیس اور شہری دونوں ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ اب تک مارشل لاء نافذ ہے۔ (استار)

شام کے مغربی جرمنی سے تعلقات

دمشق ۱۷ جولائی۔ توقع ہے کہ مغربی جمہوریتوں کی طرح شام بھی جلد ہی مغربی جرمنی سے حالت جنگ ختم کر دے گا۔ ایک سرکاری ترجمان نے استار کو بتایا کہ شام کے خیال میں کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ جرمنی عالمی امن قائم کرنے والے ملکوں کی صحبت میں ایک آزاد اور جمہوری ملک کی حیثیت سے شریک نہ ہو۔ (استار)

اردنی دیہات میں یہودی فوجیں

عمان ۱۷ جولائی۔ اردنی حکومت کے شائع کردہ ایک اعلامیہ کے مطابق دس یہودی فوجی بیت اللحم کے نزدیک اردنی علاقہ کے دیہات حسان میں داخل ہوئے۔ جہاں نیشنل گارڈز کے دستہ سے ان کا تصادم ہوا۔

فوجی پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ ان کا نقصان بھی ہوا۔

مشترک اردنی اسرائیلی صلح کمیٹی کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ (استار)

ــــــــــ

مارشل امدادی منصوبہ سے ۸۰۱۰۰۰۰ ڈالر کی رقم منظور کرائی ہے۔ (استار)

حج کے لئے مصری طبی مشن

اسکندریہ ۱۷ جولائی۔ استار کو یہاں معلوم ہوا ہے کہ حج کے لئے مصری طبی مشن ۲۷ جولائی کو جدہ روانہ ہوگا۔ وزیر صحت عبدالجیاد حسین پاشا نے کہا کہ اس سال مصری حاجیوں کے آرام اور ان کی صحت کی دیکھ بھال کے لئے خاص انتظامات کئے جائیں گے۔

کابینہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ غالباً غلاف کعبہ اگست کے اواخر میں یہاں سے روانہ کیا جائے گا۔

انہوں نے مزید کہا کہ وزیر سپلائی احمد حمزہ پاشا اس سال امیر الحج مقرر کئے جائیں گے اور اس کے متعلق جلد ہی شاہی فرمان بھی جاری کر دیا جائے گا۔ (استار)

جدہ کے لئے جدید طرز کا ہسپتال

جدہ ۱۷ جولائی۔ یہاں ایک سرکاری ہسپتال کے قیام کے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔

ہسپتال ایک جدید طرز کی عمارت میں ہوگا۔ اس میں ایک سو بستر ہوں گے۔ جس میں ۱۰ غرباء کے لئے مخصوص ہوں گے۔ ہسپتال میں ہر قسم کے مرض کے علاج اور جراحی کا انتظام ہوگا۔ ڈاکٹر ندیم المصری اور ڈاکٹر مصباح لطیفہ مصر لبنان اور جرمنی میں ڈاکٹروں کی بھرتی کر رہے ہیں۔ (استار)

ہند پاکستانی تعلقات پر تشویش

لندن ۱۷ جولائی۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر یہاں کافی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے اس سلسلے میں معلوم ہوا ہے کہ سر آرچیبالڈ نائی آج لندن پہنچنے کے چند ہی گھنٹوں بعد مسٹر گورڈن واکر سے ملاقات کریں گے (استار)

ترکیہ میں نئے ہوائی اڈوں کی تعمیر

انقرہ ۱۷ جولائی۔ ترکیہ میں فضائی مستقر کی تعمیر کے پروگرام پر تیز رفتاری کے ساتھ عمل ہو رہا ہے اور دو نئے ہوائی اڈے آئندہ سال مکمل ہو جائینگے ادانہ میں فضائی مستقر کی تعمیر کے لئے حکام نے